بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

آنحضرت ﷺ کی جنگ بدر کے لئے تیاری اور روانگی کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16؍جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کفارِ مکّہ کی جنگ کی تیاری کے کچھ حالات بیان ہوئے تھے۔ اس بارے میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ امیہ بن خلف اور ابولہب نے جنگ میں شرکت سے کچھ گریز کرنا چاہا۔ چنانچہ ابوجہل امیہ بن خلف کے پاس آیا اور کہا کہ :

تم قریش کے سرداروں میں سے ہو اگر تم جنگ میں شریک نہ ہوئے تو لوگ بھی پیچھے ہٹ جائیں گے اس لیے تم ہمارے ساتھ ضرور چلو، بے شک ایک دو روز کی مسافت کے بعد واپس آجانا۔

دراصل امیہ جنگ پر جانے سے اس لیے خائف تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ کی ہلاکت کی پیش گوئی کر رکھی تھی۔ اس کا تفصیلی ذکر صحیح بخاری میں ملتا ہے۔

ابولہب نے اپنی جگہ ایک دوسرے آدمی کو روانہ کیا تھا۔ اس کے نہ جانے کی وجہ عاتکہ بنت عبد المطلب کا خواب تھا۔ ابولہب کہا کرتا کہ عاتکہ کا خواب ایسے ہے جیسے کسی شخص کے ہاتھ میں کوئی شئے دے دی جائے۔

کفارِ مکہ کا لشکر بڑے جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہوا۔ لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی۔ ان کے پاس ایک سو یا بعض کے نزدیک دو سو گھوڑے، سات سو اونٹ، چھ سو زرہیں اور دیگر سامانِ جنگ مثلاً نیزے، تلواریں اور تیر کمانیں بڑی تعداد میں تھے۔

اہلِ قریش مکّے سے نکل کر جحفہ میں اترے جو مدینے کی جانب بیاسی میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ایک شخص جحیم بن صلت نے لوگوں سے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں اس نے یہ منظر دیکھا تھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار آیا اور اس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا اور اس نے کہا کہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوالحکم بن ہشام یعنی ابو جہل، امیہ بن خلف اور فلاں فلاں سردارانِ قریش قتل ہوگئے۔ پھر اس نے اپنے اونٹ کی گردن میں نیزہ مار کر ہمارے خیموں کی طرف اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ اس اونٹ کا خون ہمارے لشکر کے ہر خیمے کو لگا۔ یہ خواب جب ابو جہل نے سنا تو وہ تمسخر اور غصے سے کہنے لگا کہ بنو عبدالمطلب میں یہ ایک اَور نبی پیدا ہو گیا ہے۔ کل اگر ہم نے جنگ کی تو خوب پتا چل جائے گا کہ کون قتل ہوتا ہے۔

ابو سفیان نے بھی ابو جہل کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ جنگ سے بچنے کی کوشش کرو۔

ابو سفیان کا یہ پیغام سن کر ابو جہل نے کہا کہ بخدا! ہم بدر تک ضرور جائیں گے اور وہاں اپنے اونٹ ذبح کریں گے، شرابیں پیئیں گے، ہماری کنیزیں ہمارے سامنے گیت گائیں گی۔ اس طرح سارے عرب میں ہمارے سفر اور لشکر کی خبر پہنچ جائے گی اور وہ ہمیشہ ہم سے خوف زدہ رہیں گے۔

ابو سفیان کے اس پیغام پر بنو عدی اور بنو زہرہ واپس چلے گئے اور جنگ میں شامل نہ ہوئے۔ ابو طالب کے بیٹے طالب بھی کفار کے ساتھ تھے، راستے میں کفار نے انہیں کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ آتو گئے ہو لیکن تمہاری اصل ہمدردیاں محمد کے ساتھ ہیں۔ اس پر طالب اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ واپس چلے آئے۔ طبری کے ایک حوالے میں یہ ذکر بھی ہے کہ طالب جبراً کفارِ مکّہ کے ساتھ نکلے تھے لیکن ان کا ذکر مقتولین یا قیدیوں میں نہیں ملتا، اسی طرح وہ گھر بھی واپس نہ پہنچے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ رمضان ۲ ہجری کو مدینے سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ تین سو سے کچھ اوپر اصحاب تھے، اکثر روایات میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ بیان ہوئی ہے۔ ان میں ۷۴ مہاجرین اور

باقی انصار تھے۔ یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انصار بھی شامل ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں رکنے کا حکم دیا کیونکہ ان کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ بیمار تھیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لیے روانہ ہونے لگے تو ایک خاتون ام ورقہ بنت نوفل نے عرض کیا کہ مجھے بھی جہاد پر جانے کی اجازت دیں۔ میں آپ کے ساتھ بیماروں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت عطا فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھر پر رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا کرے گا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ام ورقہ کو ان کے غلام اور لونڈی نے قتل کیا اور یوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق انہیں شہادت عطا ہوئی۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے پاس پانچ یا بعض روایات کے مطابق دو گھوڑے تھے۔ ساٹھ زرہیں تھیں، سترّ یا اسّی اونٹ تھے۔ صحابہ کرامؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں انہیں سواریاں عطا فرما۔ یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما۔ یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے۔ یہ تنگ دست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور جنگ کے اختتام پر کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ جسے سواری میسر نہ ہو۔ سامانِ رسد اتنا تھا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی، بے لباسوں کو لباس عطا ہوئے۔ جنگی قیدیوں کی رہائی کا اتنا معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولت مند ہو گیا۔

حضرت عثمانؓ کے علاوہ بھی بعض مخلصین ایسے تھے جنہیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ پر جانے کی اجازت نہ دی۔ ان میں حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ کی والدہ بیمار تھیں، حضرت سعد بن عبادہ جو دوسروں کو جنگ کی تیاری کروا رہے تھے، انہیں سانپ نے ڈس لیا اور وہ جنگ پر نہ جا سکے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں کم عمر مجاہدین کو واپسی کا حکم فرمایا۔ ان میں عمیر بن ابی وقاص بھی شامل تھے۔ وہ واپسی کا حکم سن کر رونے لگے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ چنانچہ وہ جنگ میں شامل ہوئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

آج وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ اسلام اور ایمان کے لیے قربانی سے بچنے کے لیے عذر اور بہانے تلاش کرتے ہیں اور وقت آنے پر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ دقّت ہے اور وہ روک ہے۔

لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے ماتحت مسلمانوں میں قربانی کا وہ جذبہ پیدا ہو چکا تھا کہ مرد اور بالغ عورتیں تو الگ رہیں بچے بھی اس جذبے سے سرشار نظر آتے تھے۔

اس سفر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا۔ لیکن راستے میں اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہیں اور مدینے کا انتظام مضبوط رہنا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ بن منذر کو مدینے کا امیر مقرر کرکے واپس بھجوا دیا۔ اسی طرح قبا کے لیے عاصم بن عدی کو امیر مقرر فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کا جھنڈا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ یہ جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ اس کے علاوہ دو سیاہ پرچم بھی تھے جن میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ یہ جھنڈا حضرت عائشہؓ کی اوڑھنی سے بنایا گیا تھا۔ جبکہ دوسرا سیاہ جھنڈا ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔ ایک روایت کے مطابق اسلامی لشکر کے پاس تین جھنڈے تھے۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر کے پاس، قبیلہ خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن منذر کے پاس جبکہ قبیلہ اوس کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذ کے پاس تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقی تفصیل آئندہ بیان ہونے کا ارشاد فرمانے کے بعد درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

۔مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب آف یوکے۔ مکرم طاہر اے جی ہاما صاحب آف مہدی آباد ڈوری برکینا فاسو ۔مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب ۔ مکرم سید تنویر شاہ صاحب آف سسکاٹون کینیڈا۔ مکرم رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب مربی سلسلہ۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ، یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔